سورة آل عمران

آیات ۱۲ - ۷

هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡکِتٰبِ وَ اُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ
الۡفِتۡنَةِ وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ٘ وَ مَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؕۘ وَ الرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ
یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا
لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَیۡتَنَا وَ هَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ
الۡوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخۡلِفُ
الۡمِیۡعَادَ ؑ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ
اللّٰهِ شَیۡئًا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِ ۙ﴿۱۰﴾ کَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡ
قَبۡلِهِمۡ ؕ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۱﴾
قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَ تُحۡشَرُوۡنَ اِلٰی جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۲﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1 آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2 آیت 33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3 آیت 64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4 آیت 102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5 آیت 121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6 آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ

هُوَ الَّذِیٓ - وہ ہے جس نے

اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ - نازل کی آپ پر

الۡكِتٰبَ مِنۡهُ - یہ کتاب جس میں ہیں

اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ - پختہ (واضح) آیات

مُحکم ۔ کی جمع مُحکمات (پختہ کی ہوئی)

هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ - وہ کتاب کی اصل ہیں

اُم ۔ اصل، جڑ، ماں، اہم چیز

وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ - اور دوسری باہم ملنے جلنے والی ہیں (یعنی غیر واضح)

(ش ب ھ) تَشَابَهَ یَتَشَابَهُ ، تَشَابُهًا ۔ باہم ایک جیسا ہونا (VI)

اس کا فاعل - مُتَشَابِه ، اس کی مؤنث - مُتَشَابِهَةٌ ، مؤنث جمع - مُتَشَابِهَاتٌ

مُتَشَابِهَات ۔ وہ آیات ہیں جن کی لفظی اور معنوی مماثلت کی وجہ سے تفسیر بیان کرنا مشکل ہو- (راغب)

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ - پس وہ لوگ

(ز ي غ)

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ - جن کے دلوں میں کجی ہے

زاغَ يَزيغُ ، زَيْغاً ٹیڑھا ہونا، ایک طرف مڑا ہونا

حق سے انحراف اور شک

فَيَتَّبِعُوۡنَ - تو وہ لوگ پیچھا کرتے ہیں

مَا تَشَابَهَ - اس کا جو باہم ملتا جلتا (غیر واضح) ہو

مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ - اس میں سے چاہتے ہوئے

اِبْتِغَاء يَبْتَغِي ، ابتِغاءً چاہنا، تلاش کرنا (VIII)

الۡفِتۡنَةِ - فتنہ (فساد)

وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ - اور چاہتے ہوئے اس کی تعبیر

أوَّلَ يُئوِّلُ ، تأوِيْلاً ۔ اصل کی طرف لوٹنا (علم ہو یا فعل)

موڑ دینا، انجام تک پہچانا (آخری معنی تلاش کرنا) (II)

تاویل اور تفسیر ۔ ہم معنی الفاظ

تاویل ۔ قرآن میں یہ لفظ وضاحت، کھول کر بیان کرنے کے معنی میں

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷

وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ - اور کوئی نہیں جانتا اس کی تعبیر کو

(ر س خ)

رَسَخَ یَرْسَخُ ، رُسُوْخًا مضبوط اور پختہ ہونا، اپنی جگہ جم/گڑ جانا

رَاسِخ : مضبوط یا پختہ

اِلَّا اللّٰهُ - سوائے اللہ کے

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ - اور (جو) مضبوط ہیں علم میں

یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ - وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر

كُلٌّ - سب کا سب

مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا - ہمارے رب کے پاس سے (آیا) ہے

وَمَا یَذَّكَّرُ - اور نصیحت نہیں حاصل کرتے

تَذَكَّرَ یَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرًا نصیحت قبول کرنا (V)

اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ - مگر عقل والے

الباب : لُب کی جمع (عقل خالص، مغز، خلاصہ)

هُوَ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ‌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ
الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ‌ۚ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ‌ؔ‌ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ
يَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ‌ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ‏ ﴿۷﴾

وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی اس کی کچھ آیتیں محکم ہیں جو اصل
کتاب کا درجہ رکھتی ہیں اور دوسری کچھ آیتیں متشابہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں
میں کجی ہے. وہ اس میں سے متشابہات کے درپے ہوتے ہیں تاکہ فتنہ پیدا کریں اور
ان کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کریں حالانکہ نہیں جانتا اس کی حقیقت کو اللہ
کے سوا کوئی۔ تو جو لوگ علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے اور یہ
سب ہمارے رب ہی کے پاس سے ہے اور نہیں نصیحت قبول کرتے مگر عقلمند

محمد اقبال

هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَ اُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ‌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ
الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ۚ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ‌ؔ‌ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ
يَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ‏ ۷

He it is Who has sent down to thee the Book: In it are verses basic or fundamental (of established meaning) ; they are the foundation of the Book: others are allegorical. But those in whose hearts is perversity follow the part thereof that is allegorical, seeking discord, and searching for its hidden meanings, but no one knows its hidden meanings except Allah. And those who are firmly grounded in knowledge say: "We believe in the Book; the whole of it is from our Lord:" and none will grasp the Message except men of understanding.

محمد اقبال

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ

محکم اور متشابہہ

- قرآن میں دو طرح کے مضامین ہیں۔ ایک وہ جو انسان کی معلوم دنیا سے متعلق ہیں۔ مثلاً تاریخی واقعات، کائناتی نشانیاں، دنیوی زندگی کے احکام وغیرہ ، اس قسم کی باتوں کو قرآن میں محکم انداز، بالفاظ دیگر براہ راست اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کو "آیات محکمات" کہا گیا ہے
- یہ آیات کتاب کی اصل بنیاد ہیں، یعنی قرآن جس غرض کے لیے نازل ہوا ہے، اس غرض کو یہی آیتیں پورا کرتی ہیں (ان میں عقائد، عبادات، اخلاق، فرائض، امر و نہی کے احکام، نصائح، دعوت)
- دوسرے وہ جن کا تعلق ان غیبی امور سے ہے جو آج کے انسان کے لیے ناقابل ادراک ہیں۔ مثلاً خدا کی صفات، جنت دوزخ کے احوال، وغیرہ - اس قسم کی باتیں انسان کی نامعلوم دنیا سے متعلق ہیں، وہ انسانی زبان کی گرفت میں نہیں آتیں۔ اس لیے ان کو متشابہ انداز یعنی تمثیل و تشبیہ کے اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کو "آیات متشابھات" کہا گیا ہے
- **متشابہات کے سلسلہ میں صحیح علمی و عقلی مؤقف** - انسان اپنی محدودیت کا اعتراف کرے، جن باتوں کو موجودہ حواس کے ذریعے نہیں سمجھا جاسکتا ہے ان کے مجمل تصور پر قناعت کرے، ان کے مفہوم کو متعین کرنے کی جتنی کوشش کی جائے گی، اتنے ہی زیادہ اشتباہات و احتمالات سے سابقہ پیش آئے گا

هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ

- **ام الکتاب** - اُم کسی چیز کی اصل جڑاور بنیاد کو کہتے ہیں۔ایسی چیز پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو بہت ساری چیزوں کا مرجع ہو۔ وہیں سے آغاز ہوتا ہو اور وہیں اختتام ہوتا ہو۔آیات محکمات ام الکتاب ہیں۔ یعنی ساری کتاب کا مرجع و مرکز یہی آیات ہیں۔انھی سے سارے مسائل پھوٹتے ہیں۔ کسی آیت کے سمجھنے میں اختلاف ہو تو انھی آیات کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔پورا دین انھی آیات سے نکلتا ہے اور انھی آیات کی طرف لوٹتا ہے۔ ہدایت کا سرچشمہ یہی آیات ہیں۔ متشابہات کو سمجھنے کے لیے انھی کو معیار بنایا جاتا ہے
- منحرف (کج فکر) لوگ فتنہ و فساد پیدا کرنے کی خاطر متشابہ آیتوں کے درپے رہتے ہیں، یہ لوگ محکمات کی تاویل کرنے کی خاطر متشابہات سے تمسک کرتے ہیں (حالانکہ حقیقی اہل ایمان کا معاملہ اسکے برعکس)
- قرآن مجید کی متشابہ اور محکم آیات پر ایمان کا اظہار کرنا راسخون فی العلم کا شیوہ ہے
- یہاں یہود و نصاریٰ کی گمراہی کی طرف اشارہ ہے کہ یہود فتنہ پیدا کرنے سے زیادہ دل چسپی رکھتے تھے اور نصاریٰ متشابہ آیات کی حقیقت جاننے سے۔ لیکن اسلوب کو عمومی رکھ کر کلام میں وسعت پیدا کر دی گئی ہے

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ ﴿۸﴾

رَبَّنَا - (اور وہ لوگ کہتے ہیں) اے ہمارے

لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا -نہ توٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو

بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا -اس کے بعد کہ جن تو نے ہدایت دے دی ہم کو

وَهَبۡ لَنَا -اور تو عطا کر ہم کو

وَهَبَ يَهَبُ ، وَهْبًا ، هِبَةً - دینا، عطا کرنا

مِنۡ لَّدُنۡكَ -اپنے پاس

لَدُن - کے پاس

رَحۡمَةً - رحمت

اِنَّكَ اَنۡتَ - بیشک تو ہی

الۡوَهَّابُ - بے انتہا عطا کرنے والا ہے

وَهَّاب: بہت زیادہ دینے والا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧

اے ہمارے پروردگار ! ہمارے دلوں کو ہدایت بخشنے کے بعد کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ تو بہت عطا کرنے والا ہے

"Our Lord!" (they say) , "Let not our hearts deviate now after Thou hast guided us, but grant us mercy from Thine own Presence; for Thou art the Grantor of bounties without measure.

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧

راسخین فی العلم کی دعا

- یہ ان لوگوں کی دعا ہے جنھیں اللہ نے علم میں رسوخ عطا فرمایا ہے اور جن کی فکر میں پختگی پیدا فرمائی ہے۔ وہ چونکہ علم کی حدود سے آشنا ہیں جو اپنے کمال علمی یا قوت ایمانی پر مغرور نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ حق تعالیٰ سے استقامت و ہدایت کے طلبگار رہتے ہیں
- یہاں اس دعاء میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ بندے کو اپنے رب کریم سے دو باتوں کی درخواست کرنی چاہیے ایک تو یہ کہ
- جب ایک بار ہدایت نصیب ہو جائے اور حق معلوم ہو جائے تو پھر دل میں کجی نہ پیدا ہو۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے رحمت فرمائیں۔
- ہدایت کے بعد انحراف و گمراہی کا خطرہ سب کیلئے ہے (حتی کہ راسخین فی العلم کیلئے بھی)
- راہ ہدایت پر استوار و ثابت قدم رہنے کیلئے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔
- انسان سلامتی فکر اور ایمان کی صحت کے لیے ہمیشہ اپنے اللہ سے دعا مانگتا رہے

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ؑ ﴿۹﴾

رَبَّنَآ -(اور وہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ

اِنَّكَ -بے شک تو

جَامِعُ النَّاسِ -جمع کرنے والا ہے لوگوں کو

جامع - جمع کرنے والا

لِيَوۡمٍ -ایک ایسے دن کے لیے

لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ - کوئی شک نہیں ہے جس میں

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

لَا يُخۡلِفُ - نہیں خلاف کرتا

الۡمِيۡعَادَ - وعدے کے

معیاد - وعدے کا وقت

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ۠ ﴿۹﴾

اور ہمارے پروردگار! تو یقیناسب لوگوں کو ایک ایسے دن میں جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں۔ اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا

"Our Lord! Thou art He that will gather mankind Together against a day about which there is no doubt; for Allah never fails in His promise."

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوۡمٍ لَّا رَيۡبَ فِيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ۠ ﴿۹﴾

دعا کا تسلسل

- یہ دعا بھی سابقہ آیت میں مذکور دعا کا حصہ ہے
- راسخ علم والوں کا یقین کہ قیامت اللہ تعالیٰ کے وعدے کی بنیاد پر واقع ہوگی
- یہ لوگوں کا اکٹھا کیا جانا ـــ حساب کتاب اور جزاو سزا کے لیے ہوگا (یہ دعا اس عقیدے کا اظہار ہے)
- علم میں رسوخ کا نتیجہ ایمان کامل اور پختہ یقین ہوتا ہے۔
- انہیں یقین ہے کہ ایک ایسا دن آنے والا ہے جس میں اللہ کی رحمت کے علاوہ کوئی اور چیز کام نہیں آئے گی۔
- قیامت سب کے منزل یقین پر پہنچنے اور شک وتردید کے اٹھ جانے کا دن
- قیامت کا اعتقاد انسان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت و ہدایت کی احتیاج کا احساس پیدا کرتا ہے
- اس ایمان کامل اور یقین محکم کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے اس دن کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا، لہٰذا اس روز کے آنے میں ان کے لیے شبہ کی کوئی گنجائش نہیں

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُم مِّنَ اللهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝١٠

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا - یقیناوہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

لَنْ تُغْنِيَ - ہرگز کفایت نہ کریں گے

أَغْنَى يُغْنِي ، إِغْنَاءً - امیر بنانا، بے نیاز کردینا، کام دینا کفایت کرنا (IV)

عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ -ان کو ان کے مال

وَلَآ أَوْلَادُهُمْ - اورنہ ہی ان کی اولادیں

مِّنَ اللهِ - اللہ سے

شَيْئًا - کچھ بھی

وَأُولَٰٓئِكَ هُمْ - اور وہ لوگ

وَقُودُ النَّارِ - آگ کا ایندھن ہیں

وقود - ایندھن (Fuel)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ﴿۱۰﴾

(بے شک جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا ہر گز ان کے مال ان کے کام نہیں آئیں گے اور نہ ان کی اولاد اللہ کے مقابلے میں، یہی لوگ دوزخ کا ایندھن بنیں گے

Those who reject Faith,- neither their possessions nor their (numerous) progeny will avail them aught against Allah: They are themselves but fuel for the Fire.

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُم مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُولَـٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾

قبولیتِ حق میں اصل رکاوٹ

- اکثر دیکھا گیا ہے کہ مال اور اولاد کی کثرت انسان میں ایک قسم کا غرور اور خودسری پیدا کردیتی ہے جو اسے اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنے اختیار کردہ باطل عقائد کو ترک کرکے حق و صداقت کی دعوت کو قبول کرے (إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ * أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ)
- اللہ کی آیات سے مراد قرآن کریم ہے کہ اسلامی دعوت کی بنیاد قرآن کریم کی دعوت پر ہے
- قیامت کے ذکر کے بعد اب یہ بیان کیا جارہا ہے کہ وہ تمام لوگ جنھوں نے اللہ کا انکار کیا اور رسولوں کی تکذیب کی، جہنم میں ضرور داخل ہونگے
- ان کا مال اور ان کی اولاد انھیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے اور دنیا میں بھی ان کا حشر فرعون اور ان لوگوں جیسا ہوگا جنھوں نے اللہ کی آیات کی تکذیب کی، کہ اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب انھیں پکڑلیا
- اللہ کے سوا دوسری چیزوں پر بھروسہ کبھی بھی انسان کی معنوی و حقیقی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝١١

كَدَاۡبِ - جیسے عادت (معاملہ)

دأَبَ يَدأَب ، دَأْبًا کسی کام کو لگاتار کرنا، کسی راستے پر مسلسل چلنا

دَاب - عادت، شان اور حالت

اٰلِ فِرۡعَوۡنَ - آل فرعون کا

وَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ - اور ان لوگوں کی جو ان سے پہلے تھے

كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا - (کہ) انہوں نے جھٹلایا ہماری نشانیوں کو

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ - تو پکڑا ان کو اللہ نے

أخَذَ يَأخُذ ، أَخْذًا - پکڑنا (IV)

بِذُنُوۡبِهِمۡ - ان کے گناہوں کے سبب سے

ذُنوب ، ذَنب کی جمع (گناہ)

وَ اللّٰهُ - اور اللہ

شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ - سخت گرفت کرنے والا ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

ان کا بھی وہی حال ہونا ہے جو آل فرعون اور ان لوگوں کا ہوا جو ان سے پہلے گزرے۔ انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انھیں پکڑ لیا اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے

(Their plight will be) no better than that of the people of Pharaoh, and their predecessors: They denied our Signs, and Allah called them to account for their sins. For Allah is strict in punishment.

محمد اقبال

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

انکار اور تکذیب کا انجام

- کسی قوم پر غضب الٰہی بلاوجہ نازل نہیں ہوتا بلکہ ان کی تباہی اور بربادی ان کے اعمال بد کا طبعی نتیجہ ہوا کرتی ہے۔
- مال، اولاد، طاقت ، اقتدار اور وافر وسائل کے نشے میں انکار کرنے اور جھٹلانے والے مترفین کو تاریخ میں ان سے کہیں بڑی قوتوں اور وسائل کے حامل منکرین کے انجام کی طرف توجہ اور تحدید
- فرعون اور اس کا گروہ، نمرود اور اس کا لاؤلشکر اور شداد اور اس کے حشم وخدم گزر چکے ہیں اور جب ان پر مشکل وقت آیا تو ان کا مال، اہل وعیال اور سارا جاہ وجلال کچھ بھی کام نہیں آیا اور انہیں خدا کے عذاب اور اس کی گرفت سے کوئی چیز نہ بچا سکی۔
- مال اور اولاد پر بھروسہ کرنا اور اللہ سے بے نیازی واستغنا کا احساس کرنا فرعون اور ان کے اسلاف کا شیوہ ہے۔
- اللہ کی آیات کا مقابلہ، ان کا جھٹلایا جانا اور ان جھٹلانے والوں کا انجام —تاریخ کا تسلسل

قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۲﴾

قُلۡ - آپ کہہ دیجیے

لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا

سَتُغۡلَبُوۡنَ - عنقریب تم مغلوب ہوگے

غَلَبَ يَغْلِبُ ، غَلْبًا و غَلَبَةً غالب آنا

س کلمۂ استقبال (Future particle)

وَتُحۡشَرُوۡنَ - اور تم ہانکے جاؤگے

اِلٰى جَهَنَّمَ - جہنم کی طرف

وَبِئۡسَ - اور کتنا بُرا ہے

بِئْسَ کلمۂ ذم (مذمت کا کلمہ)

الۡمِهَادُ - (یہ) ٹھکانہ

مَهَدَ يَمْهَدُ ، مَهْدًا بچھانا، پھیلانا، کھولنا، برابر کرنا، تیار کرنا

مهد / مهاد بچھونا، گود، جھولا، پنگھوڑا، ٹھکانہ

اطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ
الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾

اے پیغمبر ! کہہ دیجیے، ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا ہے کہ قریب
ہے وہ وقت کہ تم مغلوب ہو جاؤگے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤگے اور وہ
جہنم بہت ہی برا ٹھکانا ہے

Say to those who reject Faith: "Soon will ye be vanquished and gathered together to Hell,-an evil bed indeed (to lie on) !

محمد اقبال

قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۲﴾

جھٹلانے والوں کے لیے برے انجام کی پیشن گوئی

- اگرچہ اسلوب عام ہے لیکن یہاں معلوم ہوتا ہے خطاب بطور خاص یہود سے ہے۔
- کہ تم دشمنی میں حد سے بڑھ رہے ہو اور تمہاری سازشیں روز بروز ناقابل برداشت ہوتی جارہی ہیں۔ جہاں تک تمہیں سمجھانے کا تعلق ہے، اس میں کوئی کمی نہیں رہی۔ تمہارے ایک ایک سوال کا کافی وشافی جواب دیا گیا ہے۔اس لیے اب تمہیں وارننگ دی جارہی ہے کہ تم نے اگر اپنا رویہ نہ بدلا تو وہ وقت دور نہیں جب تم مغلوب ہو جاؤ گے۔
- جنگ بدر کے بعد آپ ﷺ نے یہود کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی اور انھیں سمجھایا کہ تمہارے لیے عافیت کا راستہ یہی ہے کہ تم اسلام کے دامن میں آجاؤ
- یہود (خاص کر بنو قینقاع) نے اس دعوت کا جواب نہایت بد تمیزی سے دیا اور کہا کہ " جنگ بدر کی فتح نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے۔مکہ والے کیا جانیں کہ لڑنا کیا ہوتا ہے، اس لیے تم نے ان کو مار لیا، لیکن جب ہم سے واسطہ پڑے گا تو ہم تمہیں بتادیں گے کہ مرد کیسے ہوتے ہیں"

یہ اسلام کے غلبے اور یہود کی مغلوبیت کی پیش گوئی بہت جلد پوری ہو گئ

اضافی مواد

Reference Material

آیات محکمات

محکم - یہ لفظ، حکم سے نکلا ہے جو مضبوط، مستحکم، واضح اور قابل عمل ہونے کو کہتے ہیں

- **حَکَمَة**: گھوڑے کی لگام کو بھی کہتے ہیں تاکہ اسے ہلنے اور ٹاپنے سے روکا جائے۔ اسی سے حاکم و محکوم جیسے الفاظ ہیں
- قاضی کی قضاوت کو بھی اسی لیے حکم کہتے ہیں کیونکہ وہ ناانصافی اور ظلم کی راہ کو روک دیتا ہے اور ظلم وزیادتی سے منع کیے رکھتا ہے۔
- حکمت کو اس لیے حکمت کہتے ہیں کیونکہ یہ دانائی کی باتیں انسان کو احمق پن، نادانی، جہالت اور غیر صحیح اقدامات سے منع کرنے کا باعث بنتی ہیں
- اس لغوی معنی میں سارا قرآن کریم محکم ہے – تشابہات سے مراد شبہ میں ڈال دینے والی آیات نہیں ہیں، قرآن مجید میں کوئی چیز بھی شبہ میں ڈالنے والی نہیں ہے
- اصطلاحی معنی میں محکم اسے کہتے ہیں جو واضح، مستحکم اور سمجھ میں آنے والی شے ہو کوئی ابہام نہ ہو۔ اس میں کسی دوسرے معنی کا احتمال نہ ہو۔ یا اس کے معنی و مفہوم کی صرف ایک ہی صورت ہو

آیات متشابہات

- دائمی متشابہات: عالَمِ غیب اور اس کے ضمن میں عالمِ برزخ، عالمِ آخرت، عالمِ ارواح، ملائکہ کا عالم اور عالمِ امثال وغیرہ ہیں
- ان کی حقیقتوں کو کماحقہٗ اس زندگی میں سمجھنا محال اور ناممکن ہے لیکن مابعد الطبیعیات ایمانیات (Belief in unseen) کے لیے ضروری ہے کہ اس سب کا ایک اجمالی خاکہ سامنے ہو. ہر انسان نے مرنا ہے, مرنے کے فوراً بعد عالمِ برزخ میں یہ کچھ ہونا ہے بعث بعد الموت ہے, حشر نشر ہے, حساب کتاب ہے, جنت ودوزخ ہے (قرآن میں ان کا اجمالی علم متشابہات ہیں)
- غیر دائمی متشابہات - متشابہات کا یہ دائرہ مظاہر طبیعی (physical phenomena) سے متعلق ہے - انسان کا اس کائنات اور اس میں موجود چیزوں کے بارے میں علم بڑھا ہے اس سے غیر دائمی مشابہات کے دائرے سے کچھ چیزیں محکمات کے دائرے میں داخل ہوئی ہیں
- بہت سے سائنسی حقائق جو ابھی تک انسان کو معلوم نہیں ہیں وہ آج کے اعتبار سے تو متشابہات میں شمار ہوں گے لیکن جوں جوں انسان کا فزیکل سائنسز اور مٹیریل سائنسز کا علم آگے بڑھے گا تو وہ تدریجاً متشابہات کے دائرے سے نکل کر محکمات کے دائرے میں آ جائیں گے.

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

آیات متشابہات کا قرآن میں ہونے کا کیا فائدہ ہے؟

اس سوال کے مفسرین نے کئی جوابات دیئے ہیں

- متشابہات کا صحیح اور کامل علم تو انسان کی سمجھ اور احساس سے بالا تر ہے لیکن ان کا کم سے کم ایک مجمل تصور (ایمانیات کے علاوہ بھی) بہت ضروری ہے
- انسانی زندگی پر اس کے اخلاقی اثرات مسلّم ہیں، ان کو مان کر انسان کتنے ہی فتنوں سے محفوظ ہو جاتا ہے
- متشابہات کا ایک فائدہ یہ ہے کہ علماء کو قرآن پر زیادہ غور و خوض کا موقع میسر آجاتا ہے جو قرب الٰہی کا ذریعہ ہے (امام زرکشی) - قرآن کے معجزہ ہونے کے اسرار و رموز کی اس علم میں وضاحت ہوتی ہے
- اس کے ذریعے سے مؤمن کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ ان کی تصدیق کرتا ہے یا تحریف، متشابہ کو پکڑتا ہے یا محکمات کو۔ اگر وہ یہ مانتا ہے کہ سارا قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور برحق ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں تو پھر وہ اس امتحان میں کامیاب ہے
- محکمات پر ایمان رکھنے والے ان متشابہات سے بڑا فائدہ اٹھاتے ہیں، انھیں کبھی ان کے سبب سے کوئی تشویش لاحق نہیں ہوتی۔ البتہ جو لوگ محکمات ہی کے معاملہ میں بے یقینی میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ ان متشابہات کی آڑ لے کر سارے دین کے خلاف فتنے اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

کفر کیا ہے ؟ " کفر " کے اصل معنی چھپانے کے ہیں۔ اسی سے انکار کا مفہوم پیدا ہوا اور یہ لفظ ایمان کے مقابلے میں بولا جانے لگا۔ ایمان کے معنی ہیں ماننا، قبول کرنا، تسلیم کرلینا۔ اس کے بر عکس کفر کے معنی ہیں نہ ماننا، رد کردینا، انکار کرنا

o قرآن کی رو سے کفر کے رویہ کی مختلف صورتیں :

- انسان سرے سے خدا ہی کو نہ مانے، یا اس کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم نہ کرے اور اس کو اپنا اور ساری کائنات کا مالک اور معبود ماننے سے انکار کردے، یا اسے واحد مالک اور معبود نہ مانے۔
- اللہ کو تو مانے مگر اس کے احکام اور اس کی ہدایات کو واحد منبع علم و قانون تسلیم نہ کرے
- اصولاً اس بات کو بھی تسلیم کرلے کہ اسے اللہ ہی کی ہدایت پر چلنا چاہیے، مگر اللہ اپنی ہدایات اور اپنے احکام پہنچانے کے لیے جن پیغمبروں کو واسطہ بناتا ہے، انہیں تسلیم نہ کرے
- پیغمبروں کے درمیان تفریق کرے ، اپنی پسند سے کسی کو مانے اور کسی کو نہ مانے
- عقائد، اخلاق اور قوانین حیات کے متعلق اسلامی تعلیمات کو، یا ان میں سے کسی چیز کو قبول نہ کرے
- نظریے کے طور پر تو ان سب چیزوں کو مان لے مگر عملاً احکام الٰہی کی دانستہ نافرمانی کرے اور اس نافرمانی پر اصرار کرتا رہے، اور دنیوی زندگی میں اپنے رویّے کی بنا اللہ کی نافرمانی ہی پر رکھے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا ؕ

یہ سب مختلف طرز فکر و عمل اللہ کے مقابلے میں باغیانہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک رویّے کو قرآن کفر سے تعبیر کرتا ہے

کفر کا لفظ کفران نعمت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے اور شکر کے مقابلے میں بولا گیا ہے

- **شکر** : نعمت جس نے دی ہے انسان اس کا احسان مند ہو، اس کے احسان کی قدر کرے، اس کی دی ہوئی نعمت کو اسی کی رضا کے مطابق استعمال کرے، اور اس کا دل اپنے محسن کے لیے وفاداری کے جذبے سے لبریز ہو

- **کفر یا کفرانِ نعمت**: یہ ہے کہ آدمی یا تو اپنے محسن کا احسان ہی نہ مانے یا اپنی قابلیت یا کسی غیر کی عنایت یا سفارش کا نتیجہ سمجھے، یا اس کی دی ہوئی نعمت کی ناقدری کرے اور اسے ضائع کر دے، یا اس کی نعمت کو اس کی رضا کے خلاف استعمال کرے، یا اس کے احسانات کے باوجود اس کے ساتھ غدر اور بے وفائی کرے۔ اس نوع کے کفر کو ہماری زبان میں بالعموم احسان فراموشی، نمک حرامی، غداری اور ناشکرے پن کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے (تفہیم القرآن)